

## 36442-عید کے آداب

سوال

عید کے روز کیے جانے والے آداب اور سنتیں کیا ہیں؟

پسندیدہ جواب

مسلمان شخص کے لیے عید کے روز مندرجہ ذیل کام کرنے مسنون ہیں:

1- نماز عید کے لیے جانے سے قبل غسل کرنا۔

موطا امام مالک وغیرہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے کہ:

"ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید گاہ جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے"

موطا امام مالک حدیث نمبر (428)۔

نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید کے لیے غسل کے استحباب پر علماء کرام کا اتفاق ذکر کیا ہے۔

جس بنا پر جماعت المبارک اور اس طرح عام اجتماعات میں جانے کے لیے غسل کرنے کا جو سبب اور باعث ہے وہی سبب اور معنی عید میں بھی پایا جاتا ہے، بلکہ عید میں تو یہ سبب اور بھی زیادہ ظاہر ہے۔

2- عید الفطر کی نماز سے قبل کچھ نہ کچھ کھانا کر جانا، اور عید الاضحی میں نماز عید کے بعد کھانا:

عید کے آداب میں ہے کہ نماز عید الفطر کے لیے جانے سے قبل کچھ نہ کچھ کھانا چاہیے حتیٰ کہ چاہے چند کھجوریں ہی کیوں نہ کھانی جائیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کھجوریں کھانے سے قبل نماز عید کے لیے نہیں جاتے تھے، اور کھجوریں طاق (یعنی ایک یا تین) کھاتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (953)۔

نماز عید الفطر سے قبل کچھ کھانا اس لیے مستحب کیا گیا ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھا جائے، اور یہ روزے ختم ہونے کی نشانی ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ: اس میں روزے زیادہ کرنے کا سذ ذریعہ، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی اتباع اور پیر وی ہے۔

دیکھیں: فتح الباری (446/2)۔

اور جسے بھور بھی نہ ملے تو اس کے لیے کوئی بھی چیز کھانا مباح ہے۔

لیکن عید الاضحی میں مستحب یہ ہے کہ نماز عید سے قبل کچھ نہ کھایا جائے، بلکہ نماز عید کے بعد قربانی کا گوشت کھائے، اور اگر قربانی نہ کی ہو تو نماز سے قبل کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

### 3- عید کے روز تکبیریں کہنا:

عید کے روز تکبیریں کہنا عظیم سنن میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**[تَاكَهُ تِمْ لَنْتَيْ بُورَى كَرُو، اَوَاللَّهُ تَعَالَى نَفَرَ جَهَادِيْتَ نَهِيْسِ دِيْ ہے اِس پَر اِس کَيْ بِرَانِيْ بِيَانَ كَرُو، اَوَاللَّهُ تَعَالَى كَا شَكْرَادَا كَرُو۔]**

ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : میں نے او زاعی اور مالک بن انس سے عیدین میں بلند آواز سے تکبیریں کہنے کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے :

"جی ہاں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید الفطر کے روز امام کے آنے تک بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے"

اور عبد الرحمن بن سلمی سے صحیح روایت کے ساتھ ثابت ہے کہ :

"عید الاضحی کی بُنْبُت وہ عید الفطر میں زیادہ شدید تھے"

وکی رحمہ اللہ کہتے ہیں : یعنی تکبیریوں میں۔

دیکھیں : ارواء الغلیل (122/3)۔

دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عید گاہ آنے تک تکبیریں کہتے، اور وہاں آکر بھی امام کے آنے تک تکبیریں کہتے رہتے تھے۔

ابن ابی شیبہ نے زہری سے صحیح سنن کے ساتھ کے بیان کیا ہے کہ :

"جب لوگ گھروں سے نکلتے تو عید گاہ پہنچنے تک بلند آواز کے ساتھ تکبیریں کہتے، حتیٰ کہ جب امام آ جاتا تو لوگ تکبیریں کہنا ختم کرتے اور جب امام تکبیریں کہتا تو لوگ بھی تکبیریں کہتے"

دیکھیں : ارواء الغلیل (121/2)۔

سلف رحمہ اللہ میں عید کے روز گھر سے نکلنے سے لیکر عید گاہ جانے اور امام کے آنے تک بلند آواز میں تکبیریں کہنا معروف اور بہت ہی مشور امر تھا، بہت سے مصنفوں نے اپنی کتب میں اس کا ذکر کیا ہے، جن میں ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق، اور فریابی نے کتاب : "احکام العیدین" میں سلف کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے، جن میں نافع بن جعیب بھی شامل ہیں، وہ تکبیریں کہتے اور لوگوں کے تکبیریں نہ کہنے پر تعجب کرتے اور کہتے تم تکبیریں کیوں نہیں کہتے؟۔

اور ابن شہاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہا کرتے تھے :

لوگ گھروں نکل کر عید گاہ جانے اور عید گاہ میں امام کے آنے تک تکبیریں کہا کرتے تھے " ۔

عید الفطر میں تکبیریں کہنے کا وقت چاند رات سے شروع ہو کر نماز عید کے لیے امام کے آنے تک رہتا ہے۔

لیکن عید الاضحی میں یکم ذوالحجہ سے شروع ہو کر آخری ایام تشریق کا سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :

مصطفیٰ بن ابی شیبہ میں صحیح سند کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ :

"وہ ایام تشریق میں تکبیریں کہا کرتے ہیں :

"اللہ اکبر اللہ اکبر لا إله إلا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و اللہ الحمد"

اور ابن ابی شیبہ نے ہی ایک روایت میں اسی سند کے ساتھ تمین بار تکبیر کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

اور محالی نے صحیح سند کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں :

"اللہ اکبر کبیر اللہ اکبر کبیر اللہ اکبر واجل، اللہ اکبر و اللہ الحمد"

دیکھیں : اراء الغلیل (126/3)۔

4- عید کی مبارکباد دینا :

عید کے آداب میں ایک دوسرے کو عید کے روز اچھے الفاظ میں مبارکباد دینا شامل ہے، چاہے اس کے الفاظ کوئی بھی ہوں، مثلاً ایک دوسرے کو یہ کہے : "تقبل اللہ منا و منکم اللہ تعالیٰ ہم اور آپ سے قبول فرمائے۔

یا عید مبارک یا اس طرح کے کوئی اور الفاظ کیمیں جو مبارکباد کے لیے مباح اور جائز ہوں۔

جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

عید کے روز جب نبی کریم صلی اللہ کے صحابہ کرام ایک دوسرے کو ملتے تو وہ ایک دوسرے کو یہ الفاظ کہا کرتے تھے :

"تقبل منا و منک" آپ اور ہم سے قبول ہو۔

ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : اس کی سند حسن ہے۔

دیکھیں : فتح الباری (446/2)۔

امداد عید کی مبارکباد دینا صحابہ کرام کے ہاں معروف تھی، اور امام احمد وغیرہ اہل علم نے اس کی رخصت دی ہے، مختلف موقع پر مبارکباد دینے کی مشروعیت پر صحابہ کرام سے ثابت ہے، کہ جب کسی کوئی خوشی حاصل ہوتی مثلاً کسی شخص کی اللہ تعالیٰ توبہ بقول فرماتا تو صحابہ کرام اسے مبارکباد وغیرہ دیا کرتے تھے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مبارکباد دینا مکار م اخلاق اور مسلمانوں کے مابین اجتناعیت حسنہ شامل ہوتی ہے۔

اور مبارکباد کے سلسلہ میں کم از کم یہ کہا جاسکتا ہے کہ : جو شخص آپ کو مبارکباد دے اسے آپ بھی مبارکباد دیں، اور جو شخص خاموش رہے آپ بھی اس کے لیے خاموشی اختیار کریں۔

جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے :

"اگر مجھے کوئی شخص مبارکباد دیتا ہے تو میں بھی اسے مبارکباد کا جواب دیتا ہوں، لیکن میں اس کی ابتدائیں کرتا۔"

5- عید کے لیے خوبصورتی اور اچھا بابا س پہننا :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے مردی ہے کہ :

"عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازار سے ایک ریشمی جبہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر عرض کیا :

"اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیں تاکہ آپ اسے عید کے روز اور وفود کو ملنے کے لیے بطور خوبصورتی پہننا کریں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یہ تو اس کے لیے ہے جس کا آخرت میں کوئی حسد نہیں..."

صحیح بخاری حدیث نمبر (948)۔

اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے لیے خوبصورتی اختیار کرنے پر انکار نہیں کیا بلکہ اس کا اقرار کیا، لیکن اس جب کو خریدنے سے انکار کیا کیونکہ وہ ریشمی تھا۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ کا ایک جبہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کے روز زیب تن کیا کرتے تھے"

صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر (1765)۔

اور یہ میں نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے لیے اپنا خوبصورت ترین بابا زیب تن کیا کرتے تھے۔

اس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ عید کے لیے خوبصورت ترین بابا زیب تن کرے۔

لیکن جب عورتیں جب عید کے لیے جائیں تو وہ زیب وزینت سے اجتناب کریں، کیونکہ انہیں مردوں کے سامنے زینت کے اظہار سے منع کیا گیا ہے، اور اسی طرح باہر جانے والی عورت کے لیے خوبصورت کا بھی حرام ہے، تاکہ وہ مردوں کے فتنہ کا باعث نہ بنے، کیونکہ وہ تو صرف عبادت اور اطاعت کے لیے نکلی ہے۔

6- نماز عید کے لیے آنے جانے میں راستہ بدنا۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"عید کے روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ تبدیل کیا کرتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (986).

اس کی حکمت کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ : تاکہ روز قیامت دونوں راستے گواہی دیں، روز قیامت زمین اپنے اوپر خیر اور شر کے عمل کی گواہی دے گی۔

ایک قول یہ ہے کہ : دونوں راستوں میں اسلامی شعار کا اظہار ہو۔

اور ایک قول یہ ہے کہ : اللہ تعالیٰ کا ذکر ظاہر کرنے کے لیے۔

اور یہ بھی کہ : یہودیوں اور منافقین کو غصہ دلایا جائے، اور تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کی کثرت سے انہیں ڈرایا دھمکا یا جاسکے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے : تاکہ تعلیم اور فتویٰ اور اقتداء یا پھر ضرورتمندوں پر صدقہ وغیرہ کے ذریعہ لوگوں کی حاجتیں پوری ہوں، یا پھر اپنے رشتہ داروں کی زیارت اور ان سے صلح رحمی ہو۔

واللہ اعلم.